رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

سرپرستان معاونین عالم طلبائے شاہی
عظام ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔
انڈیا سے باہر چھ روپے آٹھ آنہ (ہندی)

هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ

ایڈیٹر میر قاسم علی احمدی

تائید حق

قادیان

تاریخہائے اشاعت ہر انگریزی ماہ کی ۷۔۱۴۔۲۱۔۲۸۔

جلد ۲ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ رمضان المبارک ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۴ دسمبر ۱۹۳۵ء | نمبر ۳۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروگرام جلسہ سالانہ خواتین ۱۹۳۵ء کے متعلق ضروری اطلاع

جلسہ سالانہ خواتین جماعت احمدیہ میں ابتک بالعموم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تقریر جلسہ کے دوسرے روز ہوا کرتی تھی۔ لیکن امسال انشاء اللہ العزیز حضور کی تقریر جلسہ کے پہلے دن یعنے ۲۵ دسمبر ۳۵ء بروز بدھ ۱۱ بجے سے شروع ہوگی۔ اور دوسرے دونوں ایام میں حسب دستور مردانہ جلسہ میں تقاریر ہوں گی۔ والسلام

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

نوائے حسن

ملا کیا دشمنِ ناکام کو ایذا رسانی میں
مری پُرسوز آہیں عرش کو جا کر ہلا دینگی
ستم ایجاد کیا آہ و فغاں کی قدر کو جانیں
دعائے حضرتِ محمود ایدہ اللہ آخر رنگ لاتی ہے
سُن اے ناعاقبت اندیش! کب تک یہ سیہ کاری
تری چالاکیوں کو دیکھ کر لاحول پڑھتا ہوں
مجھ ایسے رندِ مشرب کو مسلماں کر کے چھوڑا ہے
نیا اک درد سا لیکر تری محفل سے اٹھتا ہوں

بڑھا ہے درد میرا اور بھی راحت رسانی میں
حقیقت کچھ نہیں میرے عدو کی لن ترانی میں
ہے اہل درد کی عظمت نگاہِ آسمانی میں
تنزل آگیا دشمن کے جشنِ شادمانی میں
"کچھ اچھے کام کرلے چار دن کی زندگانی میں"
کہ ہے ایمان کا خطرہ "لباسِ ارغوانی میں"
غضب کی ہے مسیحائی مسیحِ قادیانی میں!
اثر محمود! کیا ہے تری جادو بیانی میں

خدا بھی مائل لطف و کرم اب ہوتا جاتا ہے!
عجب تاثیر ہے احسن! مری شبنم فشانی میں!

(پیر احسن صدیقی از گوجرہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حسب دستور سابق ماہ رمضان المبارک میں فاروق کا

۲ر جنوری ۱۹۳۶ء تک خاص رعایتی اعلان کتب

محصول ڈاک بذمہ خریدار

محصول ڈاک بذمہ خریدار

نام کتاب	اصلی	رعایتی
تبلیغ رسالت کی چار جلدیں۔ جن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ معرکۃ الآراء اشتہارات جمع کر دیئے ہیں۔ جو حضور نے صداقت اسلام اور منکرین پر اپنی صداقت کیلئے ۱۸۹۸ء سے لے کر ۱۹۰۸ء یوم وفات تک شائع کر کے اتمام حجت کی یہ اشتہارات ایسے نایاب ہیں جن کا آج دستیاب ہونا ناممکن ہو گیا ہے۔ خدا کے فضل سے خاکسار ایڈیٹر فاروق نے ان سب کو بڑی تلاش کے بعد بہم پہنچا کر محفوظ کر دیا ہے۔ چاروں جلدوں کی اصلی قیمت	للعہ ۸ر	عہ ۸ر
التشریح الصحیح:۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے جن ۲۹ الہامات پر غیر احمدی مولوی اور ان کے دام افتادہ ہمیشہ اعتراض کرتے رہتے ہیں۔ ان کے تمام اعتراضوں کے عقلی و نقلی مکمل اور مدلل اور مفصل جوابات چند نسخے باقی ہیں قیمت	۸ر	۴ر
التنقید ؎ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے رسالہ قبر مسیح کا مسکت و دندان شکن جواب۔ از قلم فاضل راجیکی۔	۳ر	۱ر
صادق کلمات۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے رسالہ ہفوات مرزا کا جواب لاجواب قیمت	۴ر	۱۰ر
مرقع ثنائی۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کا وہ پرچہ اخبار جس میں امرتسری نے مباہلہ سے انکار کیا تھا۔	۴ر	۲ر
فیصلہ خدائی بر مسلمات ثنائی ؎ امرتسری کے مسلمات پر خدا نے جو آخری فیصلہ فرمایا۔ کہ ثناء اللہ کو زندہ رکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو ثابت کر دیا۔ اس کی مکمل بحث اور اس کے ساتھ حضرت اقدسؑ کے اصلی خط کا عکس اتار کر شامل کیا گیا ہے۔ نایاب	۴ر	۲ر
چودھویں صدی کا یہودی۔ مولوی ثناء اللہ نے ایک رسالہ چودھویں صدی کا مسیح شائع کیا تھا۔ اس کے مقابلہ میں یہ رسالہ امرتسری کی شان میں لکھا گیا۔	۳ر	۱۰ر
احمدی نمبر اوّل۔ یہود و نصاریٰ کے ساتھ غیر احمدی علماء کی مماثلت حسب پیشگوئی آنحضرت صلعم ثابت کی گئی ہے۔	۲ر	۱۰ر
بحر حقیقت۔ محمد علی مونگیری علیہ ما علیہ کے مریدوں کے ایک رسالہ کا جو حضرت اقدس کے خلاف شائع ہوا تھا۔ تحقیقی جواب۔ قیمت	۴ر	۱۰ر
تنقید صحیح۔ فرقہ بابیہ نے ایک رسالہ سلسلہ احمدیہ کے خلاف لکھ کر یہ ثابت کرنے کی بے سود کوشش کی تھی۔ کہ مہدی و مسیح دو وجود ہیں۔ ایک علی محمد		

نام کتاب	اصلی	رعایتی
باب دوسرا بہاء اللہ۔ اس کے جواب میں مولوی جلال الدین صاحب شمس سابق مبلغ دمشق نے یہ لاجواب رسالہ لکھا ہے۔ جس کی تردید بابیوں سے نہ ہو سکی۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا ثبوت دیا گیا ہے۔ نیز بابی مذہب سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے یہ رسالہ عجیب ہے۔	۸ر	۳ر
اذہاق الباطل۔ مولوی محمد علی صاحب امیر پیغام کے سابقہ عقائد جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت و رسالت حقیقی کا اقرار ہے۔	۲ر	۱ر
تار پیڈو۔ چھوت چھات کے متعلق یہ وہ رسالہ ہے۔ جس نے پنجاب میں اس قدر مقبولیت حاصل کی۔ کہ اب چوتھی دفعہ طبع کرایا گیا ہے۔ ہر مسلمان کے ہاتھ میں رسالہ ہونا ضروری ہے۔	۲ر	۱ر
ویدک توحید کا آئینہ۔ دیکھنے کے قابل ہے۔ رد آریہ سماج کیلئے	۲ر	۱ر
دھرمپال کا کچا چٹھا قابل دید ہے	۱ر	۰ر
اظہار الحق۔ ایک احمدی لڑکے کا نکاح ایک غیر احمدی عورت سے ہوا تھا۔ اس کا مقدمہ لمبے عرصہ تک ریاست بہاولپور میں رہا ہے۔ اس مقدمہ میں جو تحریری بیان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے		

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نام کتاب	اصلی	رعائتی
احمدیوں کے مسلمان ہونے کا اور مخالف فریق کے پیش کردہ وجوہات کفر کی تردید کا مکمل طور پر عدالت میں پیش کیا گیا ہے۔ اس نام سے شائع ہوا ہے۔ قیمت	۱۲ر	۸ر
مشین گن۔ ردآریہ مذہب میں لاجواب کتاب انعامی دوسو روپیہ۔ قیمت	۴	۳ر
بطالوی کا انجام:۔ مولوی محمد حسین بطالوی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کا حرف بحرف پورا ہونا محمد حسین متوفی کی قلم سے اس کتاب میں دکھایا گیا ہے۔ جو قابل دید ہے۔	۵ر	۲ر
تجلیات رحمانیہ۔ مولوی ثناء اللہ کے رسالہ شہادات مرزا وغیرہ کا قابل دید جواب از قلم مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری	۶ر	۳ر
آئینہ حق نما جواب الہامات مرزا مولوی ثناء اللہ امرت سری کے مایہ ناز رسالہ الہامات مرزا کا مکمل مفصل مدلل جواب جو خلافت اول کے زمانہ میں طبع ہوا۔ ۳۰۰ صفحہ کی بڑی ضخیم کتاب ہے افسوس کہ اس کا ٹائٹل پھٹ گیا ہے۔ رعائتی قیمت بغیر ٹائٹل کے	۸ر	
پیغام نمبر۔ پیغامیوں نے جو پچھلے دنوں ایک فتنہ اٹھایا تھا اوس کی تمام روئداد مکمل دو نمبروں میں۔	۲ر	۱ر
بلعم ثانی۔ ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی مرتد کی پیشگوئی کی لاجواب اور مکمل تردید	۴ر	۲ر
فتنہ احرار اور گورنمنٹ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے چار تاریخی خطبے جو حضور نے اول اول فرمائے تھے معہ واقعات احراری کانفرنس قادیان	۴ر	۱ر
خلافت محمودہ و مصلح موعود۔ مولوی محمد علی صاحب امیر پیغام کے رسالہ المصلح الموعود کا		

نام کتاب	اصلی	رعائتی
قابل دید جواب	۸ر	۴ر
مباحثہ مونگیر۔ صوبہ بہار میں جو غیر احمدیوں سے عظیم الشان مباحثہ ہوا تھا قابل دید	۸ر	۳ر
تنبیہ زباندراز ردآریہ۔	۱۰	۱۰ر
رسالہ گوشت خوری ردآریہ۔	۲ر	۱۰ر
مسلمان کا پیغام سکھ صاحبوں کے نام تحفہ مستریاں۔ مستریان مباہلہ کے واقعات صحیحہ اور ان کی درخواست مباہلہ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ اور قرآن و حدیث اور شواہد و مظاہر سے ناقابل تردید جواب۔	۲ر	۱۰ر
حمائل شریف مسطرا۔ بلاترجمہ خوشخط موزون تقطیع	۵	۲ر
حمائل شریف مترجم۔ نہایت خوشخط ترجمہ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب۔	۸ر	۴ر
حمائل شریف مترجم۔ جیبی تقطیع ترجمہ حضرت حافظ روشن علی صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ۔	۱ر	۸ر

خریداری فاروق کیلئے خاص رعائت

جو دوست ماہ رمضان المبارک میں اخبار فاروق کی خریداری منظور کرینگے۔ ان کو مندرجہ ذیل کتابوں میں سے سالانہ خریداری کے لئے دو روپیہ کی اور ششماہی کے خریدار کو ایک روپیہ کی حسب پسند کتابیں معہ اخراجات ڈاک بھیجی جائینگی۔ درخواست خریداری آنے پر انعامی کتابیں اخبار کے چندہ کے متعلق بذریعہ وی پی ارسال ہونگی۔ جن کا محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔ اخبار فاروق قادیان سے مہینے میں چار بار نکلتا ہے۔ جس کا سالانہ چندہ صرف چار روپیہ اور ششماہی دو روپیہ ہے۔ احباب اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ انعامی کتابیں یہ ہیں۔

(۱) تبلیغ رسالت جلد ہفتم ۱۲ر جلد ہشتم ۱۴ر
بطالوی کا انجام ۵ر۔ تجلیات رحمانیہ ۶ر
چھوت کا بھوت ۲ر تحفہ مستریاں مباہلہ ۵ر
تنقید صحیح بابی مذہب کے رد میں ۸ر ویدک توحید ۲ر
مسلمان کا پیغام ۲ر تنبیہ زباندراز ۱۰ر
دھرمپال کا چٹھا ۱ر مباحثہ مونگیر وفات مسیح پر غیر احمدیوں سے مباحثہ ۴ر ردثناء اللہ مرقع ثنائی ۴ر صادق کلمات بجواب ثنائی ہفوات ۴ر فیصلہ خدائی بر مسلمات ثنائی ۷ر اذہاق الباطل پیغامیوں کا رد ۲ر
التنقید مولوی ابراہیم سیالکوٹی کو جواب ۳ر

ان کتابوں میں سے فاروق کی سالانہ خریداری کے لئے دو روپیہ کی اور ششماہی خریداری کے لئے ایک روپیہ کی کتابیں پسند کر کے درخواست خریداری پتہ ذیل پر ارسال کریں۔ یا جلسہ سالانہ پر دستی آکر لے لیں۔

منیجر اخبار فاروق قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

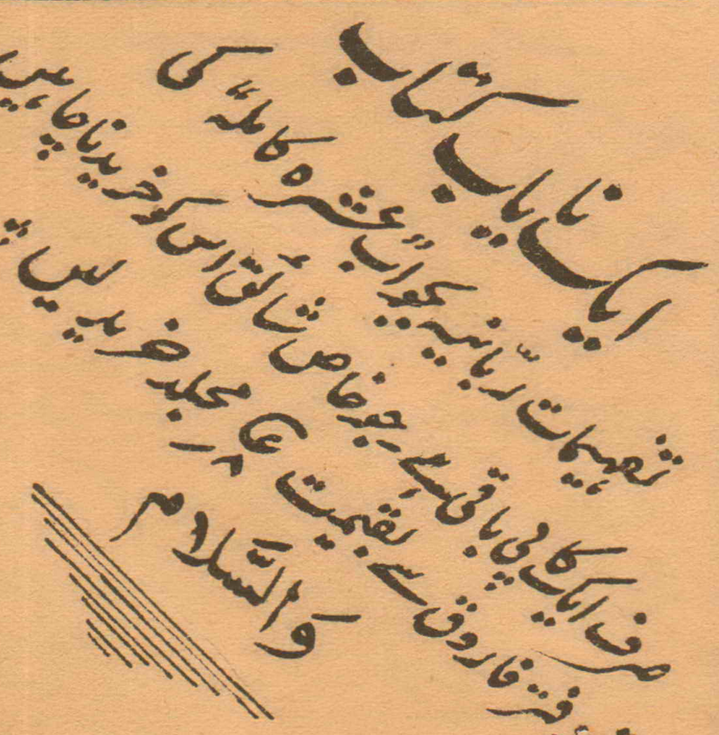

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فاروق

جلد ۲۰ ☆ قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ دسمبر ۱۹۳۵ء ☆ نمبر ۳۳

حضرت مرزا صاحب مسیح بن مریم کیونکر ہو سکتے ہیں؟

یہ ایک سوال ہے جس کا جواب دینا ہمارا فرض ہے۔ کیونکہ کہا جاتا ہے۔ مسیح بن مریم عَلَمْ ہے۔ اور استعارہ علم نہیں ہو سکتا۔ اور معرفہ۔ مجاز نہیں لایا جا سکتا پس ضرور ہے۔ کہ کلام نبوی میں وہی مسیح بن مریم مراد ہو۔ جو آج سے ۱۹ سو سال پیشتر بنی اسرائیل میں پیدا ہوا تھا۔ میں عرض کرتا ہوں۔ کہ جب حقیقت متعذر ہو تو مجاز ہو سکتا ہے۔ اور ایسا ہی استعارہ عَلَم ہو سکتا ہے۔ جبکہ ایک وصف مشہورہ اس علم کی اس میں پائی جائے۔ مثلاً حاتم ایک شخص خاص کا نام ہے۔ اور عَلَمْ ہے مگر جب اس کی وصف مشہور کسی اور شخص میں کلّی طور پر پائی جائے۔ تو اسے بھی حاتم کہیں گے۔ اور اس صورت میں گو یہ حاتم استعارہ ہے۔ مگر عَلَمْ ہے۔ کتب نحو میں بھی ایسا ہی لکھا ہے۔ ولا تکون الاستعارۃ علمًا لما فاتہ الجنسیۃ الا اذا تضمن العلم نوع وصفیۃ بواسطۃ اشتہارہ بوصفٍ من الاوصافِ کحاتمٍ بالسخاء وما در بالبخل وسحبان بالفصاحۃ وباقل بالمہاہۃ۔

ترجمہ۔ اور استعارہ عَلَمْ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جنسیت علم میں نہیں پائی جاتی (یعنے علم تو خاص شخص کا نام ہے) ہاں جب علم کسی خاص صفت کی وجہ سے مشہور ہو تو پھر اسے بطور استعارہ لا سکتے ہیں۔ جیسے حاتم سخاوت میں۔ مادر بخل میں۔ سحبان فصاحت میں اور باقل عجز کلام میں۔ اسی طرح جب وفات مسیح ثابت ہو چکی تو چونکہ مُردوں کا اسی دنیا میں واپس آنا خلاف سنت اللہ ہے اس لئے وہی مسیح بن مریم مراد نہیں ہو سکتا بلکہ کوئی اور مسیح ہے۔ جس میں اس ابن مریم کی غالب و مشہور صفات پائی جائیں۔ اور اسی کی طرف خود وہ حدیث رہنمائی کرتی ہے۔ جس میں ابن مریم کے آنے کی خبر ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔ کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم۔ واو حالیہ ہے۔ اور اب سوال یہ ہے کہ ذوالحال کون ہے۔ سو اس کے لئے یہ مسلمہ قاعدہ ہے۔ کہ ولا یکون لغیر الفاعل والمفعول (توضیح تلویح شرح اوضح المسالک) کہ حال یا فاعل سے ہوتا ہے۔ یا مفعول سے۔ اس حدیث میں واؤ حالیہ ہے تو اس کا ذوالحال بہرحال ابن مریم ہے۔ پس یہ معنی ہوئے کہ ابن مریم تم میں نازل ہوگا۔ بحالیکہ وہ ابن مریم تم میں سے (امت محمدیہ ہی میں سے) تمہارا امام ہوگا۔ پس غیر ممکن ہے۔ کہ وہی بنی اسرائیل کا ابن مریم نازل ہو۔ کیونکہ حدیث میں جس ابن مریم کے نزول کی خبر ہے وہ تو منکم یعنی امت محمدیہ ہی کا ایک فرد ہے۔ شارحین حدیث بھی یہی سمجھے ہیں۔ چنانچہ فتح الباری میں ہے۔ معنی قولہ و امامکم منکم یعنی انہ یحکم بالقرآن لا بالانجیل امامکم منکم سے یہ مراد ہے۔ کہ وہ قرآن مجید سے حکم کرنے والا ابن مریم ہے نہ کہ انجیل والا ابن مریم۔ اس کی تائید میں وہ روایت ہے جو صحیح مسلم میں ہے۔ حدثنی محمد بن حاتم بن میمون حدثنا یعقوب بن ابراھیم حدثنا ابن اخی ابن شہاب عن عمہ اخبرنی نافع مولی ابی قتادۃ الانصاری انہ سمع ابا ھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلعم کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم فامکم قال الطیبی المعنی یومکم عیسٰے حال کونہ فی دینکم فرمایا رسول اللہ صلعم نے تمہارا کیا حال ہوگا جب ابن مریم تم میں نازل ہوگا پس وہ تمہاری امامت کرے گا۔ طیبی نے کہا اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ وہ آنے والا عیسٰے تمہاری امامت اس حال میں کرے گا۔ کہ وہ تمہارے دین میں داخل ہوگا۔ امت محمدیہ کا ایک فرد ہوگا۔ اور یہ ظاہر ہے کہ نبی عہدۂ نبوت سے معزول ہو کر امتی نہیں بنایا جاتا۔ پس یہ دونوں حدیثیں جہاں یہ ظاہر کرتی ہیں کہ آنے والا عیسٰے ابن مریم وہ پہلا عیسٰے نہیں بلکہ اسی امت محمدیہ کا ایک فرد اکمل ہے۔ وہاں یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مہدی اور عیسٰے دو شخص نہیں بلکہ ایک ہی وجود باجود ہے۔ کیونکہ و امامکم منکم کے معنی شارحین حدیث نے یہ نہیں فرمائے کہ عیسٰے بن مریم نازل ہوگا۔ اور مہدی تمہارا امام ہوگا۔ بلکہ یہی کئے ہیں۔ اور از روئے قواعد نحو بھی یہی ثابت ہوتے ہیں کہ عیسٰے بن مریم نازل ہوگا۔ اور وہی امت محمدیہ کا ایک فرد اکمل تمہارا امام ہوگا۔ اگر امامکم منکم سے دوسرے معنوں کا اشتباہ ہو سکتا تھا۔ تو مسلم کی روایت فامکم اور یومکم۔ حال کونہ فی دینکم نے ان معنوں کی تعیین کر دی۔ کہ امامکم منکم سے وہی ابن مریم مراد ہے۔ کوئی الگ شخصیت اور علیحدہ مہدی مراد نہیں۔ نیز یہ بھی ثابت ہو گیا۔ کہ جس ابن مریم کا اس حدیث میں ذکر ہے۔ وہ اسرائیلی ابن مریم نہیں بلکہ محمدی ابن مریم ہے۔ جو غالب و مشہور صفات پہلے ابن مریم کی اپنے اندر رکھتا ہے۔ اس کی مؤید وہ حدیثیں ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ پہلا ابن مریم کوئی اور وجود ہے اور دوسرا کوئی اور۔ کیونکہ پہلے کا حُلیہ ہے سرخ رنگ گھونگریالے بال۔ اور دوسرے کا حلیہ ہے گندمی رنگ سیدھے بال (بقیہ مضمون صفحہ ۱۲ کالم اول پر دیکھو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تناسخ کا نیا ثبوت

تناسخ زمانہ لاعلمی کا ایک نظریہ ہے جو علم وتحقیق کی روشنی میں پوری طرح غلط ثابت ہو چکا ہے نظریہ ارتقاء نے تو اس کی ایسی بڑی طرح دھجیاں اڑائی ہیں۔ جس کا کوئی رفو ممکن ہی نہیں۔ اسے آریہ مہاشوں اور سناتنی پنڈتوں کی ضد سمجھئے۔ یا سادہ لوحی کہ وہ تناسخ کا کوئی نہ کوئی مضحکہ خیز ثبوت مہیا فرما ہی لیتے ہیں۔ اور اس پر یقین بھی کر لیتے ہیں۔ بات اصل میں یہ ہوتی ہے۔ کہ بعض چالاک لوگ احمقوں سے پیسے بٹورنے کے لئے کوئی ڈھونگ رچا لیتے ہیں۔ اور ہندو اور آریہ اخبارات اسے بے سوچے لے اڑتے ہیں۔ اور بلا فیس اس چالاک شخص کا ڈھنڈورہ پیٹتے ہیں۔

آج کل دہلی میں ایک لڑکی کا بہت شہرہ ہے جس کے متعلق بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اسے اپنے پہلے جنم کے تمام حالات یاد ہیں۔ پہلے وہ متھرا کے ایک چوبے کی بیوی تھی۔ اس نے اپنے پہلے جنم کے شوہر اور بال بچوں کو پہچان لیا۔ اور تمام واقعات من وعن بیان کر دیئے۔ بعض بنے ہوئے جوگی اور سنیاسی نوٹوں کو دگنا کر دینے اور سونا بنانے کا دعوے کیا کرتے ہیں۔ اور بڑے بڑے سمجھدار لوگ ان کے دھوکے میں آجاتے ہیں۔ لہذا ہمیں اس ڈھونگ پر تعجب نہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ اس وقت کا انتظار کرنا چاہیئے۔ جب یہ بھانڈا دہلی یا متھرا کے کسی بہت بڑے چوراہے میں پھوٹیگا۔ فی الحال آریہ سماجی دوستوں سے اس قدر گذارش ہے کہ سوامی دیانند جی کا ارشاد ہے۔ کہ گذشتہ جنم کے واقعات آتما (روح) کو یاد نہیں رہتے۔ تو پھر اس لڑکی کو کیوں یاد ہیں۔ حیرت ہے۔ کہ سوامی دیانند کو یہ سعادت ملی نہ کسی اور دوسرے آریہ سماجی سوامی اور مہاتما کو۔ اور یہ لڑکی ان سب سے بازی لے گئی۔ آخر یہ کیا قصہ ہے؟ اگر لڑکی کا واقعہ ڈھونگ نہیں تو یقیناً سوامی دیانند جی کا ارشاد غلط ہے۔ فرمائیے کونسی بات پسند ہے؟

لاہور میں فرقہ وارانہ فساد

۳۰ر نومبر اور یکم دسمبر ۳۵ء کو لاہور میں جو ہنگامے ہوئے وہ ہر ایک ہندوستانی کے لئے باعث ندامت ہیں۔ انسانوں کا اپنے ہم جنسوں کو درندوں کی طرح زخمی کرنا۔ چیرنا اور نوچنا۔ بے گناہ راہ چلتوں مسافروں۔ بچوں۔ بوڑھوں اور عورتوں پر قاتلانہ حملے اور خشت باری مذاہب ومعابد کی توہین اور لوگوں کی دل آزاری ایسے افعال ہیں۔ جن پر انسانیت وشرافت صد ہزار لعنت کرتی ہے۔ افسوس لاہور میں یہ سب کچھ ہوا۔ اور اس کے ہولناک نتائج بھی اب ہمارے سامنے ہیں متعدد خونچکاں لاشیں ہماری نظر سے گذر چکی ہیں بہت سے زخمی ہسپتالوں میں پڑے کراہ رہے ہیں۔ دار وگیر کا سلسلہ شروع ہے۔ فوج شہر میں ڈیرے ڈالے پڑی ہے۔ پولیس کے سپاہیوں کی لال پگڑیاں ہر کوچہ و بازار میں نظر آتی ہیں۔ بہت سے گھروں سے نالہ وشیون کی صدائیں متواتر بلند ہو رہی ہیں دفعہ ۱۴۴ اور کرفیو آرڈر کا دور دورہ ہے۔ اور اس خونین ڈرامے کا سب سے زیادہ رنجدہ اور تاریک پہلو یہ ہے کہ یہ تمام مظالم اور سنگدلیاں مذہب کے نام پر ہوتی ہیں۔

اس وقت سب سے پہلی اور سب سے بڑی ضرورت قیام امن کی ہے۔ اس لئے ہم اس بحث سے اجتناب کرتے ہیں۔ کہ اس فساد کی ذمہ واری کس قوم پر ہے اور پہل کس نے کی۔ ان باتوں کا جواب واقعات کے سرسری مطالعہ سے ہی مل سکتا ہے۔ اس شہید گنج ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں مسلمانوں کے دو تین عظیم الشان جلوس نکلے جن میں لاکھوں آدمی شریک ہوئے۔ لیکن کسی ہندو یا سکھ کے خراش تک نہ آئی۔ اور ہمارے ہندو سکھ دوستوں نے اس دوران میں پہلی مرتبہ جلوس نکالا۔ تو چاروں طرف ہنگامے۔ زخمیوں کی چیخ وپکار اور بیگناہوں کی لاشیں نظر آئیں۔ خشت باری اور لوٹ مار ہوئی۔

فرقہ وارانہ فسادات ایسی بدنصیبی ہے۔ جس میں ہم سب برابر کے شریک ہیں۔ یہ ممکن ہے۔ کہ ان کے اسباب کی ذمہ واری میں کوئی قوم کم یا بالکل شریک نہ ہو۔ لیکن اس کے بد نتائج سے کوئی محفوظ نہیں رہ سکتا۔

اس لئے ہم تمام ابنائے وطن سے خدا اور انسانیت کے نام پر اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ ہر ایک ایسے فعل سے اجتناب کریں۔ جو کہ اس قسم کے فسادات کا باعث ہو سکتا ہو۔ یا ان کو تقویت دیتا ہو۔ مسلمانوں سے ہم بالخصوص درخواست کرینگے۔ کہ وہ پوری طرح پرامن رہیں۔ ہم جانتے ہیں۔ کہ ان کا دل زخمی ہے۔ بار بار ان کو دھمکایا اور اشتعال دلایا جا رہا ہے۔ لیکن ان کے لئے صبر وضبط ہر حالت میں بہتر اور مفید ہے۔ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کا حامی وناصر ہوتا ہے۔ اور فساد برپا کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

وزیر ایران اور ہندوستانی مسلمان

ہز ایکسی لنسی کا ظہور

وزیر خارجہ ایران آجکل ہندوستان میں قیام فرما ہیں۔ ۲۵ر نومبر کو دہلی میں اخبار "ہمدم" کا نامہ نگار آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تاکہ ایران میں مذہبی ہنگاموں کے متعلق گزشتہ دنوں جو خبریں آئی تھیں۔ ان کی حقیقت معلوم کرے۔ نامہ نگار مذکور کا بیان ہے۔ ہز ایکسی لنسی نے اسلامی اخلاق کا ثبوت دیا۔ اور خود سلام علیک میں سبقت کر کے نہایت سادگی وبے تکلفی سے گفتگو شروع کر دی۔ نامہ نگار کے مقصد سے آگاہ ہونے کے بعد موصوف نے فرمایا۔

"ایران میں اب کوئی مذہبی خلفشار نہیں۔ لیکن مجھے معاف فرمائیے۔ اگر میں یہ کہوں۔ کہ ہندوستانی مسلمانوں کا مذہب میری سمجھ میں نہیں آیا۔ **اسلام تو عمل** کا نام ہے۔ خدا رب العالمین ہے۔ تمام مخلوق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پر مہربان ہے۔ جو عمل کرے اس کو اس کا پھل ملتا ہے۔ اسلام اتحاد و ترقی کی تعلیم دیتا ہے۔ مگر یہاں مجھے وہ چیز نظر نہیں آتی۔ آپ چاہتے ہیں۔ کہ آپ خود بھی عمل نہ کریں۔ اور دوسروں کو بھی عمل نہ کرنے دیں کیا آپ چاہتے ہیں۔ کہ دوسری قومیں بھی آپ کی طرح مذہب کا ڈھونگ رچائے بیٹھی تسبیح ہلایا یا ماتم کیا کریں۔ دنیا میں ہر شخص کے لئے کام کے لئے موقعہ ہے۔ آپ میں اگر باہم اتحاد نہ ہو۔ اور مذہب کے نام پر ایک دوسرے سے لڑا کریں۔ تو اس کے یہ معنی تو نہیں۔ کہ دوسری قوم بھی ترقی نہ کرے۔ ہندوستان کے مسلمان میرے خیال میں اپنے طرز عمل سے مذہب کو بدنام کر رہے ہیں۔"

ایک اسلامی سلطنت کے ذمہ دار رکن کی یہ ہمدردانہ و مخلصانہ تلخ نوائی و صاف بیانی اس قابل ہے کہ اس پر ہندوستان کے تمام صاحب احساس مسلمان ٹھنڈے دل سے غور کریں۔ اس میں ذرہ بھر بھی شک نہیں۔ کہ ہندوستانی مسلمان اپنے طرز عمل سے اسلام کو بدنام کر رہے ہیں۔ اگر ان کی عملی حالت کو کوئی ناواقف اسلامی تعلیمات کا عکس سمجھ لے۔ تو وہ یقیناً اسلام سے متنفر ہو جائے گا۔

خودکشیوں میں ہر سال اضافہ

ہندوستان میں خودکشی کی وارداتیں ہولناک تیزی سے بڑھ رہی ہیں۔ گذشتہ دنوں پنجاب کونسل میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے صوبہ پنجاب کے متعلق گذشتہ دس سال کے مندرجہ ذیل اعداد و شمار پیش کئے گئے۔

سنہ ۱۹۲۵ء	۱۰۱	سنہ ۱۹۳۰ء	۱۴۱
سنہ ۱۹۲۶ء	۱۱۱	سنہ ۱۹۳۱ء	۱۵۱
سنہ ۱۹۲۷ء	۱۲۰	سنہ ۱۹۳۲ء	۱۵۷
سنہ ۱۹۲۸ء	۱۳۰	سنہ ۱۹۳۳ء	۱۴۲
سنہ ۱۹۲۹ء	۱۲۳	سنہ ۱۹۳۴ء	۱۷۰

ساتھ ہی خودکشیوں میں ہولناک اضافہ کی وجہ بے روزگاری اور اقتصادی بدحالی بیان کی گئی ہے۔ تعلیم یافتہ نوجوان اسکولوں اور کالجوں سے نکل کر ملازمت کی تلاش میں مارے مارے پھرتے ہیں۔ زمانہ تعلیم میں انہوں نے ایک سنہری خواب دیکھا ہوا ہوتا ہے۔ جب اس کی تعبیر ان کی توقعات خواہشات کے برعکس نکلتی ہے۔ تو ان میں سے بعض عالم یاس و حسرت میں خودکشی کر لیتے ہیں۔

خودکشیوں میں اضافہ کی مذکورہ بالا وجہ بھی بہت بڑی حد تک درست ہے۔ لیکن اس سے بڑی وجہ صحیح مذہبی تعلیم و تربیت کا فقدان ہے۔ مغربی تعلیم نے ہمارے نوجوانوں کو مذہب و خدا سے دور کر کے لامذہبی و الحاد کے راستہ پر ڈال دیا ہے۔ یا کم از کم اس کی کوشش یہ ہے ایک خدا پرست انسان کبھی بھی مایوسی سے مغلوب نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ مخالف حالات کا مردانہ وار مقابلہ کرتا ہے۔ لیکن آج کل کے تعلیم یافتہ نوجوانوں کے اعتقادات اور جسمانی و دماغی تربیت بیحد قابل اصلاح ہوتی ہے۔ وہ بارِ حوادث کے پہلے جھونکے ہی میں مغلوب ہو جاتے ہیں۔ جہاں اس امر کی ضرورت ہے۔ کہ نوجوانوں کو صنعتی تعلیم دی جائے۔ تاکہ وہ اپنا پیٹ پال سکیں۔ اور سکولوں اور کالجوں سے نکلنے کے بعد دفتروں کی محرریوں کی تلاش ہی میں سرگرداں نہ رہیں۔ اس کے ساتھ ہی اس بات کی ضرورت ہے کہ ان کی جسمانی و دماغی تربیت کی طرف خاص طور پر توجہ دی جائے اور انہیں لامذہبی و الحاد کی تاریکی و گمراہی سے بچایا جائے۔ یورپ و امریکہ کی اقتصادی حالت ہم سے کسی قدر اچھی ہے۔ لیکن وہاں کے متمول طبقہ ہی میں خودکشیوں کی کثرت ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مرض کا سب سے بڑا باعث مذہب اور خدا سے بیگانگی ہے۔

بائیکلا کلب بمبئی کا سر حمین لال کو معقول جواب!

("بائیکلا کلب" بمبئی میں انگریزوں کا ایک اعلیٰ درجہ کا کلب گھر قائم ہے۔ جو اپنی مغربی رنگینیوں اور فیشن پرستیوں کی وجہ سے کافی شہرت رکھتا ہے۔ یہ کلب گھر صرف انگریزوں اور دیگر یورپینوں کے لئے مخصوص ہے۔ کسی ہندوستانی کو اس کا ممبر یا مہمان بننے کی اجازت نہیں۔ یہ نسلی امتیاز واقعی بے حد قابل اعتراض ہے۔ مشہور ہندو لیڈر سر حمین لال ستیلواڑ نے اس کے متعلق ہز ایکسی لنسی وائسرائے کو ایک مکتوب مفتوح لکھا جس میں اس پابندی کو دور کر دینے کی درخواست کی ہے۔ اس خط کی اشاعت کے ساتھ خطوط اور مضامین کی اشاعت کا طویل سلسلہ شروع ہو گیا۔ ہندو اخبارات میں بار بار لکھا جاتا ہے کہ سرزمین ہندوستان میں ہی ہندوستانیوں کی یہ توہین بے حد ناقابل برداشت ہے۔ اس کے جواب میں اینگلو انڈین اخبارات میں انگریزوں کی طرف سے بھی چند خطوط شائع ہوئے ہیں۔

انگریزوں کے ان خطوط میں سے وہ خط خاص طور پر قابل ذکر ہے جو بمبئی کے اخبار "ٹائمز آف انڈیا" نے شائع کیا ہے۔ اس میں دراصل سر حمین لال پر ایک پر معنی سوال کیا گیا ہے۔ سر موصوف کو مخاطب کر کے لکھا ہے۔ کہ ہندوستانیوں کے حقوق انسانیت و مساوات تسلیم۔ بائیکلا کلب میں ضیافتیں کھانے اور یورپین خواتین کے پہلو بہ پہلو بیٹھنے اور صاحب لوگوں کے پہلو بہ پہلو کھڑے ہونے کی خواہش بھی درست لیکن آپ یہ تو فرمائیے کہ آپ اپنے کروڑوں بھائیوں کو جن کو ہریجن یا اچھوت کہا جاتا ہے۔ حقوق و مساوات و انسانیت کیوں نہیں دیتے۔ اور غیروں سے اپنے لئے کس منہ سے مطالبہ کرتے ہیں؟ بات واقعی معقول ہے دیکھئے سر حمین لال اور ان کے ہمقوم اس کا کیا جواب دیتے ہیں انگریزوں اور ہندوستانیوں میں تو پھر بھی رنگ کا امتیاز ہے۔ لیکن اچھوت تو رنگ کے لحاظ سے بھی ویسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہی ہندوستانی ہیں۔ جیسے کہ ہندو ۔

حج کو جانے کے قانون

بعض اصحاب حج کو جانے کے تفصیلی قاعدہ اور قانون معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ ان کو مطلع کیا جاتا ہے کہ سب سے پہلے چیچک اور ہیضہ کا ٹیکہ لگوا کر ان کا سرٹیفکیٹ لینا چاہیے۔ ہر جگہ میونسپلٹی کے دفتر سے یہ سرٹیفکیٹ ملتا ہے۔ اس سرٹیفکیٹ کو لے کر ڈپٹی کمشنر یا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے ہاں سے "پاسپورٹ" لینا اس کے بعد ریل میں سوار ہو کر اپنی قریب کی بندرگاہ کراچی بمبئی یا کلکتہ پہنچ کر جہازراں کمپنی سے ٹکٹ خرید کر جہاز میں سوار ہو کر جدہ میں اُترنا چاہیئے۔ اگر صرف حج کرینگے تو خوب اچھی طرح چار سو روپیہ میں حج ہو جائے گا۔ اور اگر آپ مدینہ شریف بھی جانا چاہیں۔ تو پانچسو روپیہ صرف ہو گا۔ جس میں حج خانہ کعبہ اور زیارت بھی ہو گی ۔

سلطان ابن سعود اور احرار

۸ نومبر کو بروز جمعہ مندرجہ ذیل قرارداد منظور کی گئیں۔ انجمن اہلحدیث لائلپور مجلس احرار کے اس مذموم رویہ کے خلاف سخت نفرت وحقارت کا اظہار کرتی ہے۔ جو اس نے سلطان ابن سعود کے خلاف معاندانہ طریق پر جاری کر رکھا ہے۔ نیز چودہری افضل حق صاحب کے ان مضامین کیخلاف اپنے انتہائی غم وغصہ کا اعلان کرتی ہے۔ جو کہ انہوں نے "مجاہد" اخبار لاہور کے افتتاحیہ مقالات میں سلطان ابن سعود کے خلاف مخویانہ اسپرٹ پیدا کرنے کے لئے لکھے ہیں۔ خصوصاً ۱۶ و ۲۹ اکتوبر ۳۵ء کے "مجاہد" کے مضامین کو نہایت ہی دل آزار تصور کرتی ہے۔

نیز اہلحدیث کانفرنس اور اہلحدیث لیگ کو فوری توجہ دلاتی ہے۔

عازمانِ حج کیلئے ایک ضروری ہدایت

سفر جہاز کے دوران میں کھانے کے برتن اپنے ہمراہ لے جائیں!

جو عازمان حج حاجیوں کے جہاز پر عرشہ یا سب سے نچلے درجہ کا ٹکٹ لے کر سفر کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ ان کی توجہ قواعد متعلقہ جہازاں زائرین ہند کے قاعدہ ۸۶ کی طرف منعطف کی جاتی ہے جس میں واضح طور پر لکھا ہے کہ :-

"سب سے نچلے درجہ والے زائر کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اپنے لئے رکابیوں۔ پیالوں۔ اور اس قسم کے دوسرے برتنوں کا انتظام خود کرے جن میں دورانِ سفر میں اسے کھانا دیا جائے"

یہ امر ہندوستانی حاجیوں کے لئے مفید ہدایات میں بھی بیان کر دیا گیا ہے۔ جو عازمانِ حج کو مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔ لیکن ابھی تک ایسی مثالیں ہیں۔ جن میں اس قاعدہ پر عمل نہیں کیا جاتا۔ لہذا عازمان حج کو یاد رکھنا چاہیئے۔ اگر انہوں نے اس مفید قاعدہ پر عمل درآمد نہ کیا۔ تو دورانِ سفر میں جہاں ان کو خود تکلیف ہو گی۔ وہاں جہاز کے عملہ کو بھی مفت کی زحمت اُٹھانا پڑے گی۔ (محکمہ اطلاعات پنجاب)

خریداران فاروق سے التماس

جن خریداران کا چندہ کئی ماہ سے ختم ہو چکا ہے۔ اور جن کا ماہ نومبر و دسمبر ۳۵ء کو ختم ہوتا ہے۔ اور جن کے نام بقایا چندہ کے دو۔ دو۔ تین تین بار وی پی کئے گئے۔ ان دوستوں میں سے جو احباب جلسہ سالانہ پر تشریف لائیں۔ وہ براہ مہربانی اپنا اپنا بقایا بھی ادا فرما دیں۔ اور ۳۶ء کا چندہ بھی عطا کریں۔ تاکہ وی پی کے زائد اخراجات کی بچت رہے۔ اور جو مہربان سال آئندہ فاروق سے علیحدگی اختیار کرنا چاہیں۔ وہ اپنی بجائے ایک خریدار دیکر علیحدہ ہوں۔ اور موجودہ جملہ خریداران فاروق بلا استثنے ۳۶ء کے واسطے کم از کم ایک ایک جدید خریدار کے ذریعہ اپنے قومی پرچہ کی امداد فرما دیں۔ کیونکہ احمدیہ پریس کی جو حالت ہے وہ احمدیت کی شان کیخلاف ہے۔ افسوس ہے کہ ذمہ داران قوم اور خیر خواہان سلسلہ کو اس کا احساس آج تک نہیں ہوا۔ معمولی سے معمولی سوسائٹیوں۔ برہمو سماج۔ آریہ سماج دیو سماج جیسے باطل پرستوں کے پریس پر نظر کرو۔ اور پھر احمدیہ پریس کے متعلق بتاؤ۔ کہ جن کا فرض دنیا میں صداقت اسلام پھیلانا ہے اور اس کے پھیلانے کا ذریعہ آج پریس اور اخبارات کی یہ حالت ہو۔ کہ ان کی تعداد اشاعت کا ذکر کرتے ہوئے بھی شرم محسوس ہونے لگے۔ اور ان کی آواز اس قدر خفیف سمجھی جائے۔ کہ کسی کے کان تک نہ پہنچے۔ پس اے احمدی قوم زمانہ کے حالات کو چشم بصیرت سے دیکھ کر اپنے اخبارات کی حالت کو سنوار اور اس کو قابل ذکر بنا دے۔ لاکھوں کی جماعت ہو کر اگر اس کے اخبارات سلسلہ کی اشاعت سوائے الفضل کے جو روزانہ ہے اور اس کی اشاعت کافی ہے باقی اخبارات کی اگر کم سے کم ایک ایک ہزار بھی نہ ہو تو وہ بھی کوئی اخبار کہلانے کے مستحق ہیں۔ یا پریس مضبوط کہلا سکتا ہے۔ خدا کرے کہ آپ کے دل میں یہ احساس پیدا ہو جائے۔ صرف ہمت کی ضرورت ہے۔ ورنہ ایک ایک ہزار خریدار احمدی اخبارات کے لئے پیدا کر دینا کوئی مشکل نہیں اگر دس باہمت دوست اپنا تھوڑا سا وقت جلسہ سالانہ پر خرچ کر کے بطور والنٹیر فاروق کیلئے خریدار پیدا کر دیں۔ تو ثواب عظیم کے مستحق ہونگے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی مشن!

منکرین مسیح موعودؑ اپنے مولویوں سے سوالات ذیل کا جواب لے کر دیں

جو لوگ حضرت مرزا صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کا انکار کرتے ہیں وہ ذرا ان سوالات کا جواب تو دیں۔ پھر اُن کو خود بخود حق واضح ہو جائے گا جس کا قبول کرنا ان کا فرض ہو گا:

(۱) قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ماجعلنٰھم جسدًا لا یاکلون الطعام یعنے ہم نے ان کے ایسے جسم نہیں بنائے۔ کہ وہ کھانا نہ کھاتے ہوں۔ جو لوگ حضرت عیسےٰؑ کو دو ہزار برس سے آسمان پر بغیر کھانا کھانے کے زندہ مانتے ہیں۔ وہ بتائیں کہ آیت مندرجہ بالا کی رو سے کیا وہ دائرہ انسانیت سے نکل نہیں جاتے؟ اور یہ عقیدہ کیا عیسائیوں کے اس قول کی تصدیق نہیں کرتا کہ حضرت عیسےٰؑ انسان نہیں بلکہ خدا ہیں؟

(۲) حدیث شریف میں آتا ہے۔ کہ دجّال کا فتنہ سب سے بڑا فتنہ ہے۔ اس سب سے بڑے فتنہ کو دور کرنے کے لئے تمام انبیاء علیہم السلام میں سے صرف حضرت عیسےٰؑ کو زندہ رکھنا کیا ثابت نہیں کرتا کہ حضرت عیسےٰؑ کی قوت قدسی تمام انبیاء علیہم کی قوت قدسی سے بڑھی ہوئی اور آپ ہی سب سے افضل رسول ہیں؟ حتےٰ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی قوت قدسی میں بڑھ کر ہیں۔ کیونکہ جتنا بڑا فتنہ ہوتا ہے۔ اس کے فرو کرنے کے لئے اتنا ہی بڑا آدمی بھیجا جاتا ہے۔ اگر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم میں بھی اتنی قوت قدسی ہوتی تو ضرور حضورؐ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو زندہ رکھا جاتا؟

(۳) حدیث شریف میں آتا ہے۔ کہ میری امت کے لوگ آخری زمانہ میں بگڑ کر یہود کے مشابہ ہو جائیں گے۔ کیا نبی کریم صلعم کے لئے یہ مقام غیرت نہیں۔ کہ اُمت تو آنحضرتؐ کی بگڑے۔ مگر اس کی اصلاح کے لئے بنی اسرائیل کا ایک رسول بلایا جائے۔ کیا یہ عقیدہ قرآن شریف کی اس آیت کنتم خیر امۃٍ اخرجت للناس یعنے تم امتوں میں سے بہتر امت ہو۔ جو تمام لوگوں کی اصلاح کرنے کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔ کے صریح خلاف نہیں کیا امت محمدیہ پر یہ ایک خطرناک دھبہ نہیں کہ وہ امت جس کا کام تمام دنیا کی اصلاح کرنا تھا۔ اور خدا نے اس کو اسی لئے پیدا کیا تھا۔ اس کے تمام افراد ایسے نالائق نکلیں کہ ایک بھی قابل نہ رہے۔ کیا خدا کو بھی علم نہیں تھا۔ کہ ایک وقت اس امت پر ایسا آئے گا۔ کہ ان میں کوئی اس قابل نہیں رہے گا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ کے لئے حضرت موسےٰ علیہ السلام کا مرہون منت رکھنے کیلئے ان کی امت کا ایک رسول آپؐ کی امت کی اصلاح کے لئے بھیجا جائے گا۔ اگر تھا۔ تو اس نے یہ کیوں کہا کہ تم لوگوں کی اصلاح کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔ پس یا تو خدا کا علم ناقص ماننا پڑے گا۔ یا اس عقیدہ کا غلط ہونا۔ ان میں سے جو چاہو اختیار کر لو۔

(۴) قرآن شریف میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیّین کہا گیا ہے۔ اگر آخری زمانہ میں بنی اسرائیل کے رسول حضرت عیسےٰ تشریف لائیں گے تو کیا خاتم النبیّین حضرت عیسےٰ ہونگے یا نبی کریمؐ۔

(۵) حدیث شریف میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ پانچ خصوصیتیں مجھے ایسی عطا ہوئی ہیں۔ کہ مجھ سے پہلے کسی اور نبی کو نہیں دی گئیں ان میں سے حضور نے ایک یہ بیان فرمائی ہے کہ میں تمام جہان کی طرف بھیجا گیا ہوں۔ اور مجھ سے پہلے رسول خاص خاص قوموں کی طرف بھیجے جاتے تھے۔ پس آخری زمانہ میں حضرت عیسےٰؑ کا تمام کیلئے مبعوث ہونا کیا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس خصوصیت کو نہیں توڑتا۔ اور آپ کے اس قول کو صاف طور پر باطل نہیں ثابت کرتا؟

(۶) معراج کی رات میں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسےٰؑ کو حضرت یحییٰ کے ساتھ دوسرے آسمان پر دیکھا۔ اور یہ مُسلّم ہے۔ کہ حضرت یحییٰؑ فوت شدہ ہونے کی وجہ سے جنت میں داخل ہیں۔ اگر حضرت عیسےٰ زندہ ہیں۔ تو حضرت یحییٰ کے ساتھ جنت میں کس طرح داخل ہو گئے۔ پھر ان کا وہاں سے ایک وقت کے لئے نکالا جانا کیا قرآن شریف کے اس صریح اور حتمی وعدہ کے خلاف نہیں کہ ماھم منھا بمخرجین یعنے جنتی جنت سے کبھی نکالے نہیں جائیں گے؟ کیا یہ آیت حضرت عیسےٰ کی خاطر منسوخ ہو جائیگی؟ پس یا قرآن شریف کے وعدوں کو نعوذ باللہ جھوٹا اور منسوخ مانو اور یا حضرت عیسےٰ کی زندگی اور ان کے دوبارہ آنے کے غلط عقیدہ کو چھوڑ دو۔

(۷) یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ حضرت عیسےٰ معبودان باطلہ میں سے ہیں۔ اور تمام معبودان باطلہ کے حق میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اموات غیر احیاءٍ وما یشعرون ایان یبعثون۔ یعنے وہ مُردہ ہیں۔ ہرگز زندہ نہیں۔ اور ان کو تو اتنی بھی خبر نہیں کہ کب اٹھائے جائیں گے۔ پس یا تو حضرت عیسےٰؑ کو فوت شدہ تسلیم کرو۔ ورنہ ماننا پڑے گا کہ یا تو وہ خدا ہیں یا فرشتوں میں سے ہیں۔ اگر بشر ہیں۔ تو ان کو زندہ ماننے سے قرآن شریف کی آیت نعوذ باللہ باطل ٹھہرتی ہے۔

(۸) حضرت عیسےٰ کو زندہ رکھنے سے اللہ تعالیٰ کی قدرت پر حرف آتا ہے۔ کیونکہ ہر ایک شخص جانتا ہے کہ وہی آدمی کسی چیز کو سنبھال کر رکھتا ہے۔ جس کو یہ خوف ہو کہ اگر میرے ہاتھ سے یہ چیز نکل گئی تو شاید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر میسر نہ آسکے۔ اُمراء کبھی باسی کھانا اُٹھا کر دوسرے وقت کے لئے نہیں رکھ چھوڑتے۔ کیونکہ ان کو دوسرے وقت تازہ کھانا ملنے کا یقین ہوتا ہے۔ یہ کام صرف غرباء ہی کیا کرتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کا حضرت عیسےٰؑ کو زندہ رکھنا ثابت کرتا ہے۔ کہ نعوذ باللہ خدا تعالےٰ سے ایک دفعہ حضرت عیسےٰ جیسا آدمی بن گیا ہے اب اس کو معاذ اللہ ڈر ہے کہ اگر میں اس کو مارڈوں تو شاید اس جیسا انسان پھر مجھ سے پیدا نہ ہو سکے۔ اِس لئے اس کو زندہ رکھوں۔ ورنہ جس کی قدرت وسیع ہے جو ایک چھوڑ بیشمار حضرت عیسےٰ جیسے انسان پیدا کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ اس کو کیا ضرورت پڑی کہ تمام انبیاء علیہم السلام کو تو فوت کرکے دنیا سے اُٹھالے اور حضرت عیسےٰ کے ساتھ سب سے انوکھا معاملہ کرے۔ کہ ان کو زندہ اٹھالے۔

حضرت مرزا صاحب کے دعویٰ کو سچا نہ ماننے سے قرآن اور احادیث کو بھی چھوڑنا پڑتا ہے

(۱) حدیث میں آتا ہے ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علےٰ رأس کل مائۃ من یجدد لھا دینھا یعنے اللہ تعالےٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے سر پر ایک ایسا شخص بھیجتا رہے گا۔ جس کا کام دین کی تجدید ہوگا۔ اب اس تیرھویں صدی سے اٹھ سال گذر گئے۔ مگر ابھی تک سوائے حضرت مرزا صاحب کے کسی نے مجدد ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ علماء مجدد نہیں سمجھے جا سکتے۔ کیونکہ اس صورت میں اس کے یہ معنے ہونگے۔ کہ صرف صدی کے سر پر علماء ہوا کرتے ہیں۔ اور یہ خلاف واقعہ ہے۔ علماء تو ہر وقت موجود رہتے ہیں۔ پس یا تو حضرت مرزا صاحب کے دعویٰ کو سچا مانو اور یا نبی کریمؐ کی پیشگوئی کو جھوٹا قرار دو۔ سعادت اسی میں ہے کہ شق اول کو اختیار کرکے اللہ تعالیٰ کے انعامات کے وارث بنو۔

(۲) حدیث میں آتا ہے الآیات بعد المائتین جس کے معنے سلف صالحین یہی کرتے چلے آئے ہیں۔ کہ ہجرت کی بارہویں صدی کے بعد علامات ظہور مہدی شروع ہو جائینگی۔ اب اس مدت کے گزرنے پر کس نے مہدی و مسیح ہونے کا دعویٰ کیا۔ کیا مرزا صاحب کے سوا کسی کو پیش کر سکتے ہو؟ پس حضرت مرزا صاحب کے دعویٰ کو نعوذ باللہ جھوٹا ماننے سے اس پیشگوئی کو بھی جھوٹا ماننا پڑے گا۔

(۳) حدیث میں آتا ہے۔ کہ مہدی کے دعویٰ کے وقت رمضان میں سورج اور چاند کو گرہن لگے گا۔ اور یہ ایسا نشان ہے۔ کہ جب سے دنیا بنی ہے کبھی ظہور میں نہیں آیا۔ اگر آپ کے خیال کے مطابق حضرت مرزا صاحب نعوذ باللہ کاذب تھے۔ تو آپ کے دعویٰ کے بعد یہ نشان کیوں ظہور میں آیا۔ کیا نعوذ باللہ خدا کو بھی غلطی لگ سکتی ہے۔

(۴) اس بات سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ کہ اس وقت دنیا چاروں طرف سے عذابوں میں گھری ہوئی ہے۔ اور ادھر قرآن شریف فرماتا ہے ما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولاً یعنے ہم عذاب نہیں بھیجا کرتے جب تک رسول نہ بھیج لیں۔ پس حضرت مرزا صاحب کے دعویٰ کے بعد ان عذابوں کا آنا صاف بتاتا ہے۔ کہ آپ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں ورنہ قرآن شریف کے اس صریح ارشاد کو غلط ماننا پڑے گا۔ کسی گذشتہ رسول کی صداقت ثابت کرنے کے لئے یہ عذاب نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ اس طرح تو ہر رسول کے وقت اس کے منکر کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہ عذاب گذشتہ رسول کی خاطر ہے پس کسی مدعی رسالت کے موجود ہوتے ہوئے عذابوں کو گذشتہ رسول کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ ورنہ قرآن شریف کا یہ کہنا ہی نعوذ باللہ بے معنے ماننا پڑیگا۔

(۵) قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولو تقوّل علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین۔ یعنی اگر یہ رسول کوئی بات ہماری طرف منسوب کرکے کہتا۔ حالانکہ ہم نے اس کو نہ کہی ہوتی۔ تو ہم اس کو پکڑ لیتے اور اس کو ہلاک کر دیتے۔ اس آیت میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی یہ دلیل پیش کی ہے۔ کہ اگر آپ جھوٹے ہوتے تو قتل کر دیئے جاتے۔

یہ سب جانتے ہیں۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دعویٰ الہام کے بعد ۲۳ سال عمر پائی ہے اس لئے عقائد کی کتابوں میں لکھا ہے۔ کہ اگر کسی مدعی الہام کو ۲۳ برس کی عمر ملجائے تو وہ جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ اب حضرت مرزا صاحب کو ہم دیکھتے ہیں۔ کہ آپ نے ۲۳ برس سے زیادہ عمر پائی ہے۔ اس لئے اگر حضرت مرزا صاحب کو نعوذ باللہ جھوٹا مانا جاوے۔ تو قرآن شریف کی اس دلیل کو بھی جھوٹا ماننا پڑے گا۔ اور نبی کریم صلعم کی نبوت میں بھی شک پڑ جائے گا۔

خالصہ مشن

بھائی سیوا سنگھ صاحب کے ٹریکٹوں پر ایک نظر!

نمبر ۱

(از گیانی واحد حسین صاحب احمدی مبلغ)

سیوا سنگھ جی پھر جنم ساکھی میں لکھا ہے کہ جب گورو نانک صاحب کابل کی طرف سے واپس آئے۔ تو مردانہ مر گیا۔ اس کو انہوں نے جلایا۔ جہاں اب تک اس کی سمادھ بنی ہے۔ اگر گورو نانک صاحب اسلام کے پیروکار ہوتے تو اس طرح اسلام کی صریح خلاف ورزی کیوں کرتے؟ (گورو نانک صاحب اور اسلام صفحہ ۲۶)

جواب۔ جس جنم ساکھی سے بھائی صاحب نے مردانہ کے جلانے کا قصہ پیش کیا ہے۔ اس کو جناب خود ہی تحریف شدہ تسلیم کر چکے ہیں۔ دیکھو چولہ صاحب صفحہ ۶ اور یہ سارا قصہ صرف گورو بابا نانک صاحب کے اسلام کو مشکوک کرنے کے لئے بنایا گیا ہے۔

گیان سنگھ کا جھوٹ۔ چنانچہ گیانی گیان سنگھ صاحب مصنف تواریخ گورو خالصہ نے مردانہ کی وفات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور جلایا جانا سمت ۱۵۸۱ بکرمی ۱۳ مگھر لکھی ہے دیکھو تواریخ گرو خالصہ جو سراسر غلط اور جھوٹ ہے۔ بھائی سیوا سنگھ اور دوسرے ان کے حمایتی اگر سب ملکر زور لگائیں۔ تو گیان سنگھ کے اس جھوٹ کا ازالہ نہیں کر سکتے۔ اور نہیں بتا سکتے کہ اس نے یہ سمت اور تاریخ کس کتاب سے لیکر نقل کی ہے۔ پس جس طرح گیانی گیان سنگھ نے یہ جھوٹ مار کر اپنی طرف سے مردانے کی وفات اور جلائے جانے کی سمت وغیرہ گھڑ لی ہے۔ اس طرح آپ کے بزرگوں نے مردانہ کے جلانے کا قصہ من گھڑنت جنم ساکھی میں درج کر دیا ہے۔

بھائی ویر سنگھ کا اقرار

بھائی ویر سنگھ صاحب نانک پرکاش ادھیائے ۳۵ "مردانہ مرن شہزادے کو پرسنگ" صـ۱۰۶۵ کے حاشیہ میں لکھتے ہیں:۔

"خرمے بابت پیچھے لکھ آئے ہاں پر شک ہُندا ہے کہ ایہہ ہنڈالیاں دی ہی اک بناوٹ ہے"

مطلب۔ خرمے کی بابت تو ہم پیچھے لکھ آئے ہیں۔ لیکن شک ہے کہ یہ واقعہ (مردانہ جلانے کا) ہنڈالیوں کی ہی ایک بناوٹ ہے۔ پس مردانہ جلانے کا قصہ ہنڈالیوں کی ایک بناوٹ اور فرضی ہے۔ اس کو اتنی اہمیت دینا کوئی عقلمندی نہیں۔ جبکہ خود ہی بھائی صاحب کو اس جنم ساکھی کی تحریف کا اقرار ہو۔

جنم ساکھی بالا صـ۵۶۵ جس کا حوالہ آپ نے دیا ہے اس میں لکھا ہے کہ گورو نانک صاحب خرمہ شہر میں مردانہ کو جلا کر ملتان تشریف لائے۔ برخلاف اس کے واران بھائی گرداس جی دار پہلی میں لکھا ہے

میلہ سُن شورات دا بابا اچل بٹالے آئے

یعنے گورو نانک صاحب شورات کا میلہ سنکر اچل بٹالہ گئے۔ آگے چلکر لکھا ہے:۔

میلیوں بابا اُٹھیا ملتانے دی زیارت جائی

پھر گورو جی اچل بٹالہ کے میلہ سے ملتان تشریف لے گئے۔ اور اس کی تائید بھائی منی سنگھ صاحب نے بھی کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ کہ گورو نانک صاحب اچل بٹالہ سے ملتان گئے۔ اور اس وقت مردانہ ان کے ساتھ تھا۔ کیوں بھائی صاحب آپ کی ساکھی تو کہتی ہے کہ گورو صاحب مردانہ کو جلا کر ملتان گئے۔ یعنے ملتان جانے سے پہلے مردانہ مر چکا تھا۔ اور بھائی منی سنگھ کی ساکھی آپ کے برخلاف گواہی دے رہی ہے۔ کہ جب گورو جی ملتان آئے۔ تو مردانہ ان کے ساتھ تھا۔ اور اس ساکھی کے معتبر ہونے میں بھی آپ کو کوئی اعتراض نہیں۔ اور پھر آپ کی پیش کردہ ساکھی گورو جی کو خرمہ شہر سے ملتان جانا بتاتی ہے۔ برخلاف اس کے وار بھائی گرداس اور جنم ساکھی منی سنگھ اچل بٹالہ سے ملتان جانا بتاتی ہے۔ اِن سب باتوں کی موجودگی میں آپ مردانہ کو جلانے کا واقعہ کس طرح پیش کرتے ہیں۔ پیارے دوست یہ ساکھی بالکل جھوٹی اور گورو نانک صاحب کے مسلمان ہونے پر پردہ ڈالنے کے لئے بنائی گئی ہے۔ اور پھر آگے چل کر بھائی منی سنگھ فرماتے ہیں۔

"تب راوی دریا کے کنارے بھائی مردانہ جا بیٹھا۔ اور جب ایک پہر رات رہتی تھی تو مردانہ کی جان نکل گئی۔ اور صبح کو بابا جی حلوہ اور کچھ مریدوں کو لے کر گیا۔ اور دریائے راوی میں بھائی مردانہ کو جل پرواہ کیا۔ یعنی بہا دیا۔ تب بھائی منی سنگھ سے سکھوں نے سوال کیا۔ کہ خرمہ شہر میں مردانہ کی قبر جنم ساکھی میں لکھا ہے اور بہت سکھ مردانہ کی قبر کو دیکھ بھی آئے ہیں"

(جنم ساکھی منی سنگھ صـ۵۷۳ چھاپہ پتھر)

پیارے ناظرین بھائی منی سنگھ نے اپنے خیال کے مطابق یا سن سنا کر کہا۔ کہ گورو نانک صاحب نے مردانہ کو راوی میں جل پرواہ کیا۔ لیکن اسی وقت سکھوں نے تردید کر دی۔ کہ جنم ساکھی بالا میں تو مردانہ کی قبر لکھی ہے۔ اور بہت سے سکھ اس قبر کو دیکھ بھی آئے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان سکھوں نے جنم ساکھی سے مردانہ کو دفن کرنا پڑھا ہے جس کو بعد میں تحریف کر دیا گیا ہے۔ اور وہ قبر کو دیکھنے کی بھی گواہی پیش کرتے ہیں۔ پس حقیقت میں ان سکھوں کی گواہی ہی قابل قبول ہے۔ اور منی سنگھ نے اس کو درست تسلیم کیا ہے۔

جلسہ میں شامل ہونے والے غیر احمدی اصحاب کے متعلق ضروری گزارش

اخبارات سلسلہ میں جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے جو اعلانات شائع ہو چکے ہیں۔ اور جن میں شریف اور متلاشیانِ حق اصحاب کو قادیان آنے کی دعوت دی گئی ہے۔ ان کے متعلق یہ وضاحت کی جاتی ہے۔ کہ (۱) ایسے اصحاب کو کسی نہ کسی احمدی کی ذمہ واری پر تشریف لانا چاہیئے۔ یا (۲) جنہیں ہماری طرف سے دعوت پہنچے۔ وہ تشریف لائیں۔ یا (۳) جو اپنے طور پر آنا چاہیں وہ تشریف آوری سے قبل اطلاع دے کر دعوت نامہ حاصل کر لیں۔ تاکہ ہم ان کی رہائش وغیرہ کے متعلق انتظام کر سکیں۔ ان تینوں طریق کے علاوہ اگر کوئی آئے گا۔ تو وہ ہمارا مہمان نہیں ہوگا۔ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

تاجرانہ نمائش کے متعلق اعلان

امسال بھی جلسہ سالانہ پر حسب فیصلہ سیدنا امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز دوران مجلس مشاورت ۱۹۳۲ء تاجرانہ نمائش کا انتظام کیا جائیگا جسے کامیاب بنانے کے لئے احباب کو ضروری ہدایات سے مطلع کیا جاتا ہے۔

(۱) تاجر صاحبان جو اپنا مال برائے نمائش لانا چاہتے ہوں۔ مطلع فرمائیں کہ وہ کیا مال لائیں گے اور کس قدر ہوگا۔ اور ان کو کس قدر جگہ کی ضرورت ہوگی۔ تاکہ ان کے لئے جگہ کا انتظام کیا جائے۔

(۲) جو دوست یہاں مال برائے فروخت لانا چاہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ وہ ۲۱ر دسمبر کی شام تک اپنی دوکان نمائش گاہ میں آراستہ کرلیں۔

(۳) قادیان میں مال پر کسی قسم کا محصول چنگی نہیں ہے۔

(۴) نمائش گاہ میں ہر چیز کی قیمت مقرر ہو۔ اور ہر چیز پر لکھی ہوئی ہو۔ اور نہایت مناسب ہو۔ جس میں کسی قسم کی کمی بیشی کی گنجائش نہ ہو۔

(۵) مال لانے والے دوستوں سے جگہ (دوکان) کا کرایہ جو نہایت واجبی ہوگا۔ افسر نمائش وصول کریں گے۔

(۶) جو دوست مال لائیں انہیں اچھی طرح اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ مال کی قیمت جس قدر ممکن ہو کم لگائیں۔ تاکہ خریدنے والے دوست اور تعاون کرنے والے احباب مال کی خرید و فروخت کرسکیں۔ ایسا نہ ہو کہ احباب بغیر سوچے سمجھے مال کی قیمت مقرر کردیں۔ اور خود بھی نقصان اُٹھائیں۔ اور نمائش کو بھی نقصان پہنچائیں۔

(۷) تمام تاجر اصحاب کو چاہیئے۔ کہ نمائش گاہ کو بارونق بنانے کے لئے سعی کریں۔ اور سب دوستوں کا فرض ہے کہ نمائش کو کامیاب بنائیں۔

(۸) اس بات کا بعد میں اعلان کیا جائیگا۔ کہ نمائش میں کس قسم کا مال برائے فروخت آئے گا۔ احباب منتظر رہیں۔

(۹) نمائش گاہ میں دوکانیں آراستہ کرنے کے لئے ہر ممکن امداد انجانب نمائش گاہ سے مل سکے گی۔ خط و کتابت اس پتہ پر کی جائے "ملک محمد طفیل صاحب اور سیر مہتمم نمائش قادیان"۔ (ناظر امور عامہ قادیان)

جلسہ سالانہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ سے ملاقات کے متعلق اعلان

(۱) جو جماعتیں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر زیادہ اطمینان سے ملاقات کرنا چاہتی ہوں۔ ان کے لئے ضروری ہے کہ اپنے تمام افراد سمیت ۲۴ر دسمبر کی شام تک دارالامان پہنچ جائیں۔ تا ۲۵ر دسمبر کی صبح کو انہیں ملاقات کیلئے وقت دیا جاسکے۔ ایسی جماعتیں اپنے ارادہ سے بذریعہ خطوط اطلاع دیں۔ اور پھر قادیان پہنچتے ہی جماعت کا ذمہ دار عہدہ دار ۲۴ر دسمبر کی شام کو جماعت کی آمد کی مجھے اطلاع کردے۔

(۲) منتظمین جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے۔ کہ اپنی تمام جماعت کے قادیان پہنچ جانے پر اپنے اپنے کمروں کے معاونین سے فارم حاصل کرکے خانہ پُری کرنے کے بعد دفتر پرائیویٹ سکرٹری میں جلد سے جلد پہنچا دیں۔ فارم پُر کرتے وقت اپنا ضلع ضرور تحریر فرمائیں۔ تا تقسیم اوقات میں آسانی رہے۔

(۳) جیسا کہ اوپر اشارہ کیا گیا ہے۔ فارمہائے ملاقات صرف جماعت کے عہدہ داران امراء یا سکرٹری صاحبان ہی پُر فرمائیں۔ تا غیر ذمہ وار آدمی کے پُر کرنے سے کسی قسم کی غلطی واقع نہ ہو۔

(۴) یہ امر خاص طور پر قابل یادداشت ہے۔ کہ جس وقت تمام جماعت کے افراد دارالامان پہنچ جائیں۔ اس وقت فارم پُر کرکے دفتر میں دیا جائے۔ پہلے نہیں تاکہ بعد میں ملاقات کا وقت مقرر ہونے پر دقت نہ ہو۔ اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ باوجود فارم ملاقات پر اس امر کے اندراج کے کہ اسی وقت فارم پُر کیا جائے جبکہ جماعت کے تمام افراد قادیان پہنچ جائیں۔ ان کے پہنچنے سے پہلے ہی فارم پُر کرکے دے دیا جاتا ہے۔

(۵) بعض عمر رسیدہ اصحاب کی طرف سے شکایت موصول ہوئی تھی کہ وہ بوجہ سردی رات کو ملاقات نہیں کرسکتے۔ ایسے اصحاب کے لئے موقعہ ہے۔ کہ وہ ۲۴ر دسمبر کو اطلاع دفتر پرائیویٹ سکرٹری میں کردیں۔ تا ۲۵ر کی صبح کو ان کی ملاقات کا انتظام کردیا جائے۔ ورنہ ایسے اصحاب کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ وہ جلسہ کے بعد ٹھہر کر اطمینان سے ملاقات کریں۔

(پرائیویٹ سکرٹری حضرت امیر المومنین قادیان)

قابل توجہ موصیان!

بعض دوستوں کی وصیتیں ۳۱ و ۳۲ سنہ ۳۲ء کی دفتر میں آئی ہوئی ہیں مگر ابھی تک چندہ شرط اول اور اعلان وصایا نہیں آیا۔ بدیں وجہ منظوری کے لئے مجلس کارپرداز میں ابھی تک پیش نہیں ہوئیں۔ ابھی تک نامکمل حالت میں پڑی ہیں۔ اس اعلان کو پڑھ کر ایسے دوست اپنا اپنا چندہ شرط اول حسب حیثیت اور اعلان وصایا ۸۰/۲ روپے جلسہ سالانہ تک جلد بھیجدیں۔ ورنہ مجبوراً جلسہ سالانہ کے بعد ایسی وصایا بوجہ عدم پیروی داخل دفتر کردی جائے گی۔ والسلام ۲۷ ۱۱/۳۵

(محمد سرور شاہ سکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی قادیان)

احباب کیلئے ضروری اعلان بعض احباب کے خط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں بیرنگ ہوکر پہنچتے ہیں۔ احباب کو حضور کی خدمت میں خط لکھتے وقت اس بات کا ضرور خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ خط حتی الوسع بیرنگ ہونے پائیں۔ مالی نقصان کے علاوہ بیرنگ ڈاک ایک دن دیر سے حضور کے پاس پہونچتی ہے۔ (پرائیویٹ سکرٹری)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ مضمون صفحہ

ملاحظہ ہو حدیث اول۔ عن ابن عمر قال۔ قال النبی رأیت عیسٰے وموسٰے وابراھیم فاما عیسٰے فاحمر جعد عریض الصدر۔ (میں نے عیسٰے اور موسٰے اور ابراہیم کو دیکھا۔ عیسٰے سرخ رنگ۔ گھونگریالے بال چوڑے سینے والا) (بخاری)

حدیث دوم۔ قال۔ قال عبد اللہ ذکر النبی صلے اللہ علیہ وسلم یومًا بین ظھرانی الناس المسیح الدجال ××× وارانی اللیل عند الکعبۃ فی المنام فاذا رجل ادم کاحسن ما تریٰ من أدم الرجال تضرب لمتہ بین منکبیہ رجل الشعر یقطر رأسہ ماءً واضعًا یدیہ علٰے منکبی رجلین وھو یطوف بالبیت فقلت من ھٰذا فقالوا ھذا المسیح بن مریم۔

میں نے کعبہ کے نزدیک دیکھا کہ ایک شخص بہت خوبصورت گندمی رنگ اس کے بال کندھوں پر پڑ رہے تھے سیدھے بال۔ بالوں سے گویا پانی ٹپک رہا تھا۔ دو شخصوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے وہ طواف کر رہا ہے۔ خانہ کعبہ کا۔ میں نے کہا یہ کون ہے۔ تو لوگوں نے کہا یہ مسیح بن مریم ہے۔

دیکھئے پہلے مسیح کا ذکر حضرت موسٰے کے ساتھ کیا۔ تا ظاہر ہو کہ وہ ابن مریم جو ان کا خلیفہ تھا۔ وہ سرخ رنگ گھونگریالے بالوں والا تھا۔ اور اس ابن مریم کا ذکر مسیح الدجال کے ساتھ کیا۔ تا ظاہر ہو کہ دجّال کو ہلاک کرنے کے لئے جو ابن مریم آنے والا ہے وہ اور ہے۔ جو گندمی رنگ سیدھے بالوں والا ہے۔ پس یہ حدیثیں بھی ثابت کرتی ہیں۔ کہ مسیح ابن مریم سے اسرائیلی ابن مریم مراد نہیں۔ دوم یہ کہ اس آنے والے کو ابن مریم بوجہ وصف مشہورہ پہلے ابن مریم کے کہا گیا ہے اور یہ استعارہ ہے۔ (تشحیذ)

خانصاحب چوہدری حسین علی مجسٹریٹ علاقہ بٹالہ سے رخصت

معلوم ہوا ہے۔ ۷ دسمبر خانصاحب چوہدری حسین علی صاحب مجسٹریٹ علاقہ بٹالہ سے مسٹر سی۔ ایل کوٹس۔ آئی۔ سی۔ ایس نے چارج لے لیا ہے۔ اور وہ چھٹی پر جا رہے ہیں۔ جس کے متعلق سننے میں آیا ہے کہ انہیں مجبور کر کے دی گئی ہے واللہ اعلم بالصواب گذشتہ دو ڈیڑھ سال کے عرصہ میں جماعت احمدیہ کو جن مشکلات اور مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ ان میں چوہدری صاحب موصوف کا بھی بہت کچھ دخل تھا۔ کیونکہ انہوں نے جماعت احمدیہ کے متعلق نہایت ہی غیر منصفانہ بلکہ کھلم کھلا معاندانہ رویہ اختیار کئے رکھا۔ اور بعض اوقات تو انہوں نے قانون کی ایسی مٹی پلید کی۔ جو نہایت ہی حیرت انگیز تھی۔ مثلاً انہوں نے احرار کی مسجد میں جا کر تقریروں کے نوٹ لینے سے احمدی رپورٹروں کو حکماً روک دیا۔ پھر قادیان کے چھوٹے چھوٹے بچوں کی انجمنوں کو کریمنل لاء امینڈمنٹ ایکٹ کے ماتحت ممنوع قرار دیدیا۔ اور اس پر اس وقت تک مصر رہے جب تک کہ حکام بالا نے اسے ناجائز نہ ٹھہرا دیا۔

مسٹر سی۔ ایل۔ کوٹس۔ آئی۔ سی۔ ایس سے ہمیں توقع ہے۔ کہ وہ اپنی قابلیت اور تدبر سے نہ صرف سابقہ بگڑے ہوئے حالات کو درست کر سکیں گے۔ بلکہ اس روایتی عدل و انصاف کو اپنے علاقہ میں زندہ کر دیں گے۔ جو انگریز حکام کے لئے باعث فخر ہے۔ اور جس پر انگریزی حکومت کو ناز ہے۔

جلسہ سالانہ پر الگ مکان طلب کرنے والوں کو اطلاع

بہت سے احباب نے جلسہ سالانہ پر اپنے اہل و عیال کے ساتھ ٹھہرنے کیلئے الگ الگ مکان طلب کئے ہیں۔ ان کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ ان کے تمام خطوط منتظم صاحب مکانات کے سپرد کر دیئے گئے ہیں۔ وہ سب احباب کو ۱۸ دسمبر کو کارڈ کے ذریعہ اطلاع دے دینگے۔ کہ وہ انتظام نہیں کر سکتے۔ یا کر سکتے ہیں۔ تو فلاں مکان میں ان کے لئے انتظام کر دیا گیا ہے۔ اطلاعًا گذارش ہے۔ جن اصحاب کے خطوط ۱۸ دسمبر کے بعد آئیں گے کسی انتظام کے مستحق نہ ہونگے۔ (ناظر ضیافت قادیان)

جلسہ سالانہ پر انصار اللہ کا اجلاس

احباب کو معلوم ہے کہ سالانہ جلسہ اس سال ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷ دسمبر سنہ ۱۹۳۵ء کو ہوگا۔ جماعتوں کے سکرٹری صاحبان و دیگر عہدہ دار صاحبان جن کا انصار اللہ کی تبلیغ کے ساتھ تعلق ہے بہت جلد مطلع فرمائیں۔ کہ اگر انصار اللہ کے اجلاس کے لئے ۲۴ دسمبر کی رات مقرر کر دی جائے۔ تو آیا وہ وقت پر قادیان پہنچ سکیں گے؟

نیز یہ تاریخ اس لئے تجویز کی گئی ہے کہ جلسہ کے ختم ہوتے ہی عید الفطر ہے احباب اس کے متعلق مشورہ کر کے جلد تر اطلاع دیں: (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

(ضیاء الاسلام پریس قادیان میں طبع ہو کر دفتر فاروق منزل قادیان سے شائع کیا)